فریق مذہب تبدیل کرے، جتنا یہ ہے کہ ایک فریق کی جانب سے دوسرے کے مذہب کی تحسین اور باہمی ادراک ہو۔ اس عمل میں مکالمے میں شریک فرد کو خود اپنے مذہب پر از سرِ نو غور و فکر کرنے اور سمجھنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔ مسیحیوں کے لیے یہ صورتِ حال خدا کی طرف سے انسانیت کے ساتھ ہمہ وقت جاری مکالمہ ہے اور اپنے ہمسایوں اور اُن کی مذہبی روایات کے ذریعے آوازِ خداوندی سننے کے لیے ہماری آمادگی ہے۔

کانفرنس "ایشیائی سفر ۱۹۹۷ء" کے شرکاء یہ بھی تجویز کرتے ہیں کہ روزمرہ زندگی میں مسیحیوں کو مسلمانوں کے ساتھ زیادہ مثالی تعلقات اور تعاون کو فروغ دینا چاہیے۔ مقامی کلیسیا مطالعۂ اسلام کی حوصلہ افزائی کریں اور بین المذاہب نوعیت کے منصوبوں میں مدد دیں۔ شرکائے کانفرنس ایشیا کے چرچ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ بین المذاہب شادیاں ایشیائی حقیقتیں ہیں، اس لیے ان شادیوں میں امداد و تعاون کے لیے پاسٹرل پروگرام وضع کیے جائیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کلیسیا کے اندر تسلسل کے ساتھ مکالمہ جاری رہنا چاہیے، تاکہ کلیسیا کے زیادہ سے زیادہ وابستگان یہ سمجھنے لگیں کہ بین المذاہب مکالمہ کلیسیائی رہنماؤں ہی کی سرگرمی نہیں، بلکہ یہ اُن کی مسیحی زندگی کا لازمی حصہ ہے۔ جب تک مسیحیوں کی بہت بڑی تعداد بین المذاہب مکالمے کو اپنا طرزِ زندگی نہیں بنا لیتی "بین المذاہب مکالمے کے ذریعے امن کی افزائش" ("ایشیائی سفر ۱۹۹۷ء" کا موضوع) ایک کٹھن جدوجہد رہے گی۔ ("دی کرسچین وائس" - کراچی، ۹ فروری ۱۹۹۷ء)

ایشیا

قانون ساز اسمبلیوں میں مسیحی نمائندے

۳ فروری ۱۹۹۷ء کے انتخابات کے موقع پر حسبِ معمول ایک بار پھر مخلوط اور جداگانہ طریقہ ہائے انتخابات پر کالم لکھے گئے، مطالبات کیے گئے اور آئین و قانون کے مطابق انتخابات منعقد ہو گئے۔ قومی اسمبلی کی چار مسیحی نشستوں کے لیے تیس امیدواروں نے انتخابات میں حصّہ لیا۔ ان میں سابق رکن اسمبلی اور وفاقی وزیر جناب جے - سالک اس لحاظ سے سب سے زیادہ نمایاں تھے کہ اُن کی "اخباری" مہم بہت زوردار تھی۔ روزنامہ "جنگ" (راولپنڈی - ۱۵ جنوری ۱۹۹۷ء) اور روزنامہ "پاکستان" میں اُن کے "انتخابی ضمیمے" اور ہفت روزوں میں اُن کے بیانات اور انٹرویو (مثلاً ہفت روزہ "زندگی" ۳۱ جنوری میں داؤد احمد سے گفتگو) اخبار بینوں کی نظر میں ہیں۔ اُن کے دلچسپ کاموں اور "ڈراموں" پر تقریباً تمام

معروف کالم نگاروں نے وقتاً فوقتاً قلم اٹھایا ہے اور انتخابی مہم میں اِن سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی، مگر جے - سالک صاحب کی " بے نظیر حمایت "انہیں مہنگی پڑی اور مسیحی ووٹروں نے انہیں مسترد کر دیا۔ اگرچہ اُنھوں نے جذباتی بیانات کے ساتھ مسیحی ووٹروں کی حمایت حاصل کرنے کی اپنی سی پوری کوشش کی۔ جداگانہ طریقِ انتخاب کے مطابق قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں مذہبی اقلیتوں کی مخصوص نشستوں پر مسیحی نمائندگان کی تفصیل یہ ہے۔

قومی اسمبلی کی دس اقلیتی نشستوں میں سے چار مسیحی نشستوں پر سائمن جیکب، طارق سی - قیصر، روفن جولیس اور پیٹر جان سہوترا منتخب ہوئے ہیں۔ آخر الذکر تینوں حضرات پہلے بھی قومی اسمبلی کے رکن رہ چکے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کی ۵ نشستوں پر عابد سلطان، عادل شریف گل، جانسن مائیکل اور رستم سی - قیصر منتخب ہوئے ہیں۔ سندھ اسمبلی کی ۲ مسیحی نشستوں پر مائیکل جاوید اور سلیم خورشید منتخب قرار دیے گئے ہیں۔

یورپ/امریکہ

ڈی سی کن: پاکستان میں "ہمیں مذہبی اقلیتوں اور دوسرے مذاہب کے لیے مفاہمت اور رواداری کا خصوصی خیال رہتا ہے۔" — پوپ جان پال دوم

۱۱ جنوری ۱۹۹۷ء کو پوپ جان پال دوم نے ہولی سی کے لیے مختلف ملکوں کے جن ۹ سفیروں کے کاغذات نامزدگی وصول کیے، اِن میں پاکستان کے نامزد سفیر جناب ایس - ایم - انعام اللہ بھی شامل تھے۔ جناب انعام اللہ نے پوپ کو بتایا کہ پاکستان دستوری طور پر اسلامی جمہوریہ ہے اور یہ "پیامِ اسلام کی اعتدال پسندانہ اور لبرل فکر کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی امن اور ہم آہنگی "کا علمبردار ہے۔

یہ امر پیش نظر رکھتے ہوئے کہ ۱۱ جنوری کو کاغذات نامزدگی وصول کرنے کی تقریب کے روز رمضان المبارک کا آغاز ہو رہا تھا، پوپ نے کہا کہ پاکستان میں "ہمیں مذہبی اقلیتوں اور دوسرے مذاہب کے لیے مفاہمت اور رواداری کا خصوصی خیال رہتا ہے۔"

جناب انعام اللہ کے خطاب کے جواب میں پوپ جان پال دوم نے "بنیادی حقوق کے عالمی اعلامیہ" کا ذکر کیا جِس میں مذہب، ضمیر اور فکر کی آزادی کے حق کا "واضح حوالہ" موجود ہے۔ اُن کے الفاظ میں "کسی معاشرے میں آزادیٔ مذہب جِس حد تک تسلیم کی جاتی ہے، اسی سے دوسرے بنیادی حقوق جانچے جاتے ہیں۔"